نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان ۵ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۷ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲


# ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

## ۳ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔

سیر

**خواب کے اقسام**

ایک نووارد صاحب نے سوال کیا کہ خواب کیا شے ہے میرے خیال میں تو یہ صرف خیالات انسانی ہیں حقیقت میں کچھ نہیں فرمایا کہ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی۔ نفسانی جس میں انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہیں۔ جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب شیطانی وہ جس میں شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آویں۔ رحمانی وہ جس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبریں دیجاتی ہیں اور بشارتیں دیجاتی ہیں۔

**سوال** - کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے؟

**جواب** - فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہیں ہوتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے سب کی فطرت میں نیکی بھی رکھی ہے اور خواب ... نبوت کا حصہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا اگر کسی کو علم غیب بتلایا جاتا تو وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہ مصر جو کہ کافر تھا اسے سچی خواب آئی مگر آج کل سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے اور اصل میں **خدا** ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں اور نیک خوابیں آتی ہیں اور وہ پوری بھی ہوتی ہیں جس قدر انسان صدق اور راستی میں ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہیں۔

**حسن عقیدت کیسے حاصل ہو**

**سوال** - میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمانوں کی اولاد ہوں عام طور پر دنیا کو دیکھکر حسن عقیدہ کسی پر پیدا نہیں ہوتی یہاں کے لوگوں کا طرز زندگی دیکھکر چاہتا ہوں کہ حسن عقیدت ہو مگر پھر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ اور کیا علاج ہے۔

**جواب** فرمایا کہ انسان ہمیشہ تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے اور عقل انسانی بھی بذریعہ تجارب کے ترقی کرتی رہتی ہے مثلاً انسان جانتا ہے کہ آب کے درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور بعض درخت کے پھل کڑوے ہوتے ہیں تو اس تجربہ کثیر سے اسے ایک فہم حاصل ہو جاویگا کہ اب کے پھل ضرور شیریں ہوتے ہیں اسیطرح چونکہ تجربہ آج کل یہی ہوتا ہے کہ دنیا میں فسق و فجور اور مکر و فریب کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اسی لئے اس کا خیال بندھ جاتا ہے کہ ہر ایک فریبی اور مکار ہے۔ سابقہ تجارب اسے تعلیم دیتے ہیں کہ...... ایسا ہی ہونا چاہئے اسی وجہ سے حسن عقیدت کی جگہ بدعقیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ انبیاء پر بھی سوء ظن رکھتے آئے ہیں موسیٰ کی وفات کو ۲ ہزار برس گذر چکے تھے تو آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اور اس زمانے میں بہت سے جھوٹے معجزات دکھانے والے اور دعوے کرنے والے پیدا ہوئے تھے لوگوں کو ان کا تجربہ تھا جو ان جھوٹے مدعیوں کے حق میں کہتے تھے یعنی ان ھذا الا شیئًا یراد کہ یہ تو دکانداری ہے غرضیکہ انسان تجارب کے ذریعے سے بھول رہے ہیں۔ خدا کے بندوں کی معرفت کا ہونا یہ خدا کا خاص فضل ہے وہی معرفت دے تو پتہ لگتا ہے۔ دعا بہت کرے دعا کے سوا چارہ نہیں ہاں یہ امر ضروری ہے کہ استغنا نکرے کہ نیک اور بد کو ایک جیسا جان لیوے اور کہے کہ جیسے درخت ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اچھے بھی ہوتے ہیں - یہ ایک قاعدہ اپنی طرف سے ہرگز نہ بنانا چاہئے بلکہ نفس کو یہ سمجھانا چاہئے کہ اچھے بھی ضرور ہیں - جب شیطان کا گروہ اس قدر دنیا میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا کا گروہ بالکل ہی دنیا میں موجود نہ ہو

۔۔۔ عالم تار ہے کہ ... بن طعین ؂

ان کل واعظ میں علماء کی یہی حالت ہو رہی ہے

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ نے بھی اسی مضمون کا ایک شعر لکھا ہے

۔۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

اور غور سے دیکھا جاوے تو سچے کے بغیر جھوٹ کی کچھ رونق ہی نہیں ہوتی اگر اصلی سچا سونا چاندی نہ ہو تو جھوٹے سونے چاندی سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے ۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب اکراہ سے آگے ہوئے ہیں ۔ گروہوں اور مجلسوں سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہے دنیا میں انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہے ان کی بڑی آرزو ہوتی ہے کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کریں مگر چونکہ خدا نے فطرۃ ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کریں اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا میں پھیلتی ہے وہ مکائد سے ہرگز نہیں پھیلتی بلکہ خود خدا پھیلاتا ہے ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہو جاتے ہیں ان کے کام اعجاز اور پیشگوئیاں بے نظیر ہوتی ہیں اگر معجزات نہ ہوں تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتے کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھکر لوگ حیرۃ زدہ ہو جاتے ہیں ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ میں آپ کا مخالف ہوں مگر آج کل مجھے یہ حیرانی ضرور ہے کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیوں ہے ۔ دنیا میں انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے مگر سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہے جب تمام شواہد کو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے اگر خدا کی طرف سے آنے والے ماموروں کو ایسی بات نہ ملے تو پہچان کی سچائی کا ثبوت کیا ہے شاہی سند اس کے پاس ضرور ہونی چاہیے ۔ آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اسے رات کہے تو کب تک کہ سکتا ہے خدا کی طرف سے جو آتا ہے ۔ وہ دلائل شواہد ۔ آثار ۔ اخبار ۔ زمینی نشان ۔ آسمانی نشان ۔ عادی تائیدات ۔ قبولیت وغیرہ لیکر آتا ہے اس کی اخلاقی حالت اور تعلق خدا سب اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایک نیکدل اگر یقین کے لئے کافی ثبوت چاہے تو اسے فکر کرنے سے ملجا دین گے ؂

اگر اعتراض ہو کہ کل دنیا کے لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے تو جواب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی فطرت میں روشنی کم اور بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہوا ۔ نشان دیکھ دیکھکر پھر ان کو جھٹلاتے رہے آنحضرۃ کو فریبی کہا ایسے لوگوں کی فطرۃ بد ہوا کرتی ہے اسی لئے کہا ہے ؂ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست

یہ بھی نہ ہو کہ سب کو فریبی جان لے نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازوں کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کہ ایک مکار اور فریبی کو بھی خدا رسیدہ جان لے سچے دل سے دعا کرتا رہے انبیاء وغیرہ خدا کی چادر کے نیچے ہوتے ہیں جب تک خدا نہ دکھاوے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا ۔ ابوجہل مکہ میں ہی رہتا تھا آنحضرۃ کا نشو و نما دیکھتا رہا آپکی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا ؂

سنتے ہیں کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجا کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخرکار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کر کے مسلمان ہو گیا الگ خیمہ میں وہ رہا کرتا تھا ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا اس نے رونے کی آواز سنی اندر آیا پوچھا اگر وطن یاد آیا ہے تو وہیں کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہوں اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہیں اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہے کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیا مسلمان ہے کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کر کے تجکو نہ لایا جب تک تو مسلمان نہ ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مجھے اس وقت ابتدا میں سمجھ آجاتا کہ اسلام سچا مذہب ہے ؂

**نماز جنازہ** — ایک صاحب نے پوچھا کہ ہماری گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ ۔ فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہے اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہو جاتا ہے مگر اب یہاں ایک تو طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں ہے خدا فرماتا ہے کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنا دے گا یعنی مسلمان ہو جاوین گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے **مداہنہ** سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گواؤ گے

## قبل از عشا

**توبہ کا دروازہ بند ہونا** — طاعون پر ذکر ہوا کہ بعض مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہیں مگر پھر بھی وہاں کے لوگوں کی فسق و فجور کی وہی حالت ہے کوئی تبدیلی پاک نظر نہیں آتی فرمایا کہ سمجھ الٹی ہے توبہ کے دروازہ بند ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہیں

**لا راد لفضلہ** — یہ ایک حضرۃ اقدس کا پرانا الہام ہے جو مسجد کے اوپر کے حصے میں لکھا ہوا تھا اور عمارتوں کے تغیر و تبدل کے وقت وہ نوشتہ قائم نہ رہ سکا فرمایا کہ اسی پھر لکھوایا جاوے

اور نہیں معلوم کہ اس کے معنے کس قدر وسیع ہیں حضرۃ اقدس نے خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتے اسے سبز روشنائی سے لکھ رہے ہیں ؂

## ۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیں

## سیر

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے

## قبل از عشا

ایک نوجوان مولوی صاحب کانپور سے تعلیم پاکر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان کی طرف جا رہے تھے کہ بعض تحریکات سے ان کو یہ خیال ہوا کہ تحقیق کے لئے قادیان بھی آویں چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی ملاقات حکیم نورالدین صاحب سے ہوئی ۔ حکیم صاحب نے ان کو کہا کہ آپ بہت استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امر حق ظاہر کر دیوے بعد از نماز مغرب حکیم صاحب نے ان کی ملاقات حضرت اقدس سے کرائی اور عرض کی کہ یہ بعض امور کے جواب طلب کرنا چاہتے ہیں اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان نے بعض باتیں بطور رسم و عادت کے اختیار کی ہوئی ہوتی ہیں ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے ۔ رسمی خیالات کا وہ پابند ہوتا ہے جب تک انکا قلع قمع نہ کیا جاوے تو حقیقت سمجھ میں نہیں آتی یہی سر تھا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے نبی صلعم کے اعلیٰ اصفیٰ طور پر روشن دلائل تھے مگر پھر بھی اس زمانہ کے کم بخت مولوی محروم ہی رہے ورنہ اور کیا باعث ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کامل اور لاثانی آوے اور پھر نہ مانا جاوے ماں باپ سے جو ایک عادۃ نسل کی چلی آتی ہے وہ امر حق کو سمجھنے نہیں دیا کرتی اب اس وقت بھی طریق تبلی اختیار کرنے میں یہی مشکلات

استفسار ۔ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو مجھے رویا میں یہ الفاظ معلوم ہوئے ۔ ا سف آباد (یا آصف آباد) **مسجد سلطان روم** ۔ محمد زکریا خان ۔ آخری نام میں سے کچھ حصہ بھول گیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کی کیا تعبیر ہو کوئی صاحب ان ناموں کے متعلق کچھ اطلاع دے سکیں تو خوب ہو ۔ والسلام مفتی **محمد صادق عفی عنہ قادیان**

پڑتے ہیں *

ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ثبوت تین قسم سے باہر نہیں ہوتے اول نقلی طور پر جیسے جنکو خدا پر یقین ہے اور وہ قرآن کو خدا کا کلام مانتا ہے وہ ایک آیت سنکر کیا دلیری کریگا کہ اس کی تکذیب کرے صریح نص سے انکار مشکل ہے دوسرے ثبوت کا حصہ احادیث کا ہے وہ اس سے دوسرے نمبر پر ہے کہ قرآن شریف سے کسی طرح سے معارض نہ ہو کیونکہ حدیث کو تو نہ آنحضرت صلعم نے جمع کیا اور نہ اس مجموعہ کا نام رکھا احادیث کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اہل اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں جب سے لوگوں نے قرآن شریف کی طرف توجہ کم کر دی ہے جب سے یہ فرقے ہوئے ہیں قرآن جو ایک مبارک کتاب تھی اور جو ایک مجسم یقین تھا اس سے روگردانی کی تو یہ حال ہوا جو آج اہل اسلام کا دیکھتے ہو پھر اس سے اتر کر تیسرے درجے پر خدا نے عقل دی ہے کہ اس سے شناخت کرے جیسے کہ دوزخی قیامت کے دن کہیں گے لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر تو انسان کو چاہیے کہ عقل سے غور سے کام لے اگر سوال ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو ہم کو اللہ تعالےٰ کی عادت میں یہ بات دکھلا دو کہ دو چار انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے آئے ہوں یہی خیال تو شرک کی جڑ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایک ایسی خصوصیت تجویز کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے نبیوں میں نہیں ہے پھر آخری حکم بھی اس کو مانا جاتا ہے گویا ام الشرک بات کو یہ لوگ مانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک بات میں نظیر کا ہونا ضروری ہے اس سے پیشتر بھی یہ واقعہ پیش ہو چکا ہے کہ الیاس آسمان سے آوے گا اور پھر خود عیسےٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا اور ان کو وہی مشکل پیش آئی جو اس وقت آ رہی ہے یہودیوں نے اس بات پر زور دیا کہ تجھ سے پیشتر الیاس کا بجسدہ آسمان سے آنا ضروری ہے آخر کار مسیح علیہ السلام کو بھی تاویل سے کام لینا پڑا اور اگر مسیح ع کا واقعی طور پر دنیا میں دوبارہ آنا ضروری ہے تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ ان کی نبوت کا مدار تو الیاس کے آسمان پر سے آنے پر ہے اور وہ جب آئے تو مسیح بھی نبی نہ ہوئے۔

غرضیکہ جس امر کی نظیر نہ اول موجود ہو نہ آخر ہو تو وہ ایسی نئی جزئی ہوگی جو کسی طرح سے قابل تسلیم نہیں ہے اور بالکل بے دلیل ہے تیسرے ثبوت نشانات ہوتے ہیں وہ بھی ہر قسم کے یہاں موجود ہیں کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان کے پھر آنحضرت صلعم کے جسقدر نشان اس زمانہ کے لئے تھے وہ بھی سب پورے ہو چکے اب سوائے اوہام اور وساوس کے ان لوگوں کے پاس باقی کیا ہے *

اہل اسلام کا ۷۳ فرقے ہو جانا خود طبعًا اس امر کو چاہتا ہے کہ ایک حکم ہو ابھی وہ زمانہ بہت نہیں گذرا کہ وہابیوں نے مقلدوں کی تکفیر کی اور شیعوں نے سنیوں کی اور پھر خوارج نے ہر دو کی غرضیکہ اس تکفیر کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دنیا میں نہیں اور ان سب باتوں کی نسبت پیشگوئیاں اول سے موجود ہیں یہ بھی لکھا تھا کہ حکم آنے والا ہے بھلا اب بتلاؤ کہ جب ہر ایک نے ضد کر کے اپنی منوانی ہے تو پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا اور جس کے یہ لوگ منتظر ہیں کہ وہ آسمان سے آوے گا تو قبول کریں گے تو وہ بھی اگر وہی کچھ سنیگا جو ہم سن رہے ہیں کیونکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ میری مان لو گویا اس طرح سے اس کا وجود عدم وجود برابر ہے حکم کے معنے فیصلہ کرنے والا اس پر کسی قسم کا جبر نہیں ہو سکتا پرانی مدت مدید سے جو بات ذہن میں سمائی ہوئی ہے وہ ایک عادت ثانی کی صورت میں ہوتی ہے اس کا چھوٹنا مشکل ہوتا ہے خدا سے خوف ہو تو شاید سمجھ میں آوے فلما توفیتنی میں وہی توفی موجود ہے۔ آنحضرت صلعم کے حق میں تو اس کے معنے وفات کے لئے اور جہاں مسیح کا ذکر ہو تو وہاں آسمان پر اٹھائے جانے کے۔ غرض قرآن کو بوٹی بوٹی کرنا چاہتے ہیں *

سخت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے ہاتھ میں خدا کا کلام ہے ہم اس پر کسی شے کو فوقیت نہیں دیتے قرآن کے مخالف کوئی حدیث ہو تو اسے پلید اور خبیث اور گندی سے گندی خیال کریں گے مثلاً اگر کسی حدیث میں لکھا ہو کہ موسیٰ ابراہیم ع سے پیشتر ہوئے ہیں اور قرآن میں لکھا ہے کہ موسیٰ ع ابراہیم ع کے بعد ہوئے تو کیا ہم حدیث کو مان لیویں گے قرآن کو چھوڑنا دراصل ایمان کو چھوڑنا ہے *

سورہ فاتحہ میں بار بار غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفسرین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہودی مولوی اور ضالین سے مراد نصاریٰ مولوی ہیں ان دونوں کا ذکر کرنے سے صریح اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص بروزی رنگ میں آنیوالا ہے غیر المغضوب وہ لوگ تھے جو مسیح ع سے سرکش ہوئے اور ضالین وہ جو محمد صلعم سے سرکش ہوئے پس اس لئے اس آنے والے میں دونوں رنگ ہوئے امت محمدیہ کو جو یہ دعا تعلیم کی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے یہ واقعہ پیش آنے والا ہے اور اس لئے یہ مقام جمع کر دیا گیا وہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیگا *

حکم کے ساتھ کسی کی پیش نہیں جاتی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کے اقوال اور ان کے احادیث تالمود وغیرہ کوئی شے نہیں تھی پھر جبکہ خدا براہ راست اطلاع دیتا ہے وہ کیا کرے۔ ان لوگوں کی مانے۔ یا خدا کی محدث خود کہتے ہیں کہ کسی حدیث کو صحیح یا موضوع کہنا ایک ظنی امر ہے

اس حالت میں ہماری ان لوگوں کے ساتھ کیونکر گفتگو ہو سکتی ہے یہ کہیں گے فلاں حدیث ہے فلاں روایت ہے اور ہمیں خود خدا بتلاتا ہے کہ یہ امر اس طرح ہے پس ہماری ان کی بحث ہی کیا ہے ہم ان کا رطب یابس لیکر کیا کریں خدا تو ہم سے ۳۰ سال سے کلام کرتا ہے *

## ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

## سیر

نو وارد صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ اگر آپکو عیسےٰ علیہ السلام تسلیم کیا جاوے اور ہم اس امر میں غلطی میں ہوں تو پھر آپ ذمہ وار ہیں۔

فرمایا کہ اگر ہم نے یہ بار اپنے ذمہ نہ لیا ہوتا تو کئی لاکھ انسانوں کی دعوۃ کیسے کرتے بلکہ خود خدا نے یہ ذمہ داری لی ہے۔ جو ہم سے انکار کرتا ہے تو پھر اُسے تمام سلسلہ نبوۃ سے انکار کرنا پڑے گا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے حضرۃ مسیح ع نے یہی جواب دیا کہ الیاس کی طبیعت اور خو پر یحییٰ آگیا ہے اور یہی الیاس کا آنا ہے غرض کہ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہیں جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے آنحضرت صلعم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ہوگا خدا اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بیوقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے کہ سب باتیں پوری ہوں تو مانیں گے *

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہیں کیونکہ ایسی باتوں میں اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہیں دنیاداروں کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے جب سے یہ سلسلہ نبوۃ کا جاری ہے یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ مولویوں کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب یابس کا ہے وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو دیکھ لو ان ہی باتوں سے اب تک یہودیوں نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلعم کو حق کو قبول کرنا ایک نعمت الٰہی ہے یہ ہر ایک نہیں ملا کرتی اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہئیے کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔

## قبل از عشا

حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی کہ ایک دہریہ صاحب تھا

کہ رفع اور توفی کے اوپر کچھ اپنی مزید تسلی چاہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر کی جو تمام دلائل مندرجہ کتب حضرت اقدس دربارہ رفع و توفی کا خلاصہ تھا اور چونکہ یہ وہ مضمون ہے جو کہ ہر ایک تصنیف میں موجود ہے اس لئے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے ۔

## ۶۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

### سیر

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ گھنگروں والے بالوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ احادیث ایک ظنی شئے ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ جو آنحضرت صلعم کے منہ سے نکلا ہو وہی ضبط ہوا ہو معلوم نہیں کہ اصل لفظ کیا تھا؟ پیشگوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اُسے بہرحال رد کرنا پڑیگا اس وقت جو فتنہ موجود ہے تم اس کی نظیر کسی زمانہ سابقہ میں دکھاؤ کہ کبھی ہوا ہے پھر سب سے بڑا فتنہ تو یہی ہے اور اسی پر دجال کا فتنہ بڑا رکھا گیا ہے اور دجال کے معنے بھی لغت سے معلوم ہوگئے تو اب شک کی کونسی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر استعارات صرف دجال کے معاملہ میں ہوتے اور کسی جگہ نہ ہوتے تو بھی کسی کو کلام ہوتا کہ تم کیوں تاویل کرتے ہو مگر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ خود قرآن شریف اور نیز احادیث بھی استعارات سے بھرے پڑے ہیں اور نہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک استعارہ کی حقیقت کھولی جاوے کیا آج تک دنیا کو سب امور کسی نے جان لئے ہیں جو اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی حقیقت بتلاؤ دستور ہے کہ موٹے موٹے امور کو انسان سمجھکر باقی کو اسی پر قیاس کر لیتا ہے ۔

**توفی** — توفی کا لفظ صرف انسانوں پر ہی آیا ہے دیگر حیوانات پر استعمال نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دہریہ طبع لوگ بھی تھے جو کہ حشر و نشر کے قائل نہ تھے ان کا اعتقاد تھا کہ کوئی شئے انسان کی باقی نہیں رہتی اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ روح کو ہم اپنی طرف قبض کر لیتے ہیں وہ باقی رہتی ہے قرآن اور حدیث میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا وہاں معنے قبض روح کے ہیں اس کے سوا اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔

# مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں ۔

## مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی تبلیغ

کوئی بیس روز سے یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے ہمراہ ان کی بیوی صاحبہ بھی ہیں پہلے تو خواجہ صاحب کی بیانہ حائل نہ تھا صرف روشناسی تھی اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھول کر باتیں ہوئیں اور صد درجہ کا اختلاط اور محبت جیسی دینی بھائیوں میں ہونی چاہیئے بڑھ گئی اور سوچتے سوچتے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی تبلیغ کا سلسلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے اثنائے تقریر میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کی حقائق و معارف کے بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم و عمل دونوں سے ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں وہ حضرۃ حکیم الامتہ کی شاگرد خاص ہیں مدتوں تک ان کے آستانہ پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں یہ معلوم کر کے مجھے از حد مسرت ہوئی ہمت بڑھ گئی ۔ دل میں قوت پیدا ہو گئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کے معارف و حقائق کے سننے کا موقع بہت ہی کم ملا ہے اور ملتا ہے اگر ہماری قوم کی معزز اور مقتدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی دعظ پر اثر تقریر ۔ دلگداز بیان اور دلکش طرز ادا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو ۔ یہ بات دل میں ٹھان لی اور رب کے خدا کا نام تحریک شروع کی بس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا ۔ چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی۔

ہم کن الفاظ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خیر مقدم کیا کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سویدائے قلب میں جگہ دی ۔ مخالف اندھوں نے اس نور کو بجھانے میں کوشش اور اپنی شپرہ سرشتی سے آنکھیں بند کیں اور دوسروں کو جو اس نور تبلیغ سے دلکو روشن کرنا چاہتے تھے اپنی طرح اندھا کرنا چاہا ۔ مگر وہ قادر اور مقتدر خدا جو اپنے بندوں کی نصرت کرتا اور ظلمات سے نور کی طرف رہنمائی فرماتا اور ان کے دشمنوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ تھا اور ان کی تائید کی مشعل ہر تیرہ و تاریک کوچہ میں ہمارے ساتھ تھی آخر روز روشن کی طرح یہ بات جگمگا اٹھی کہ قرآن ہدی للناس ہے شفا ہے جس لوگوں نے نے دیکھنا چھوڑ دیا تھا خواجہ صاحب کی بیوی نے جو

## ہر دلعزیزی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھکر اور

حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے کی تبلیغ کر کے حاصل کی ہے یہ حقیقت میں حضرت اقدس علیہ السلام کا معجزہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی کرامت ہے

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان ۔ اور قرآن فہم للقرآن اور سنے القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی ۔

**اے خدا تعالیٰ کے سچے مسیح تیری دعا ہائے نیم شبی** و سحری سے خدا تعالیٰ ہماری عورتوں میں وہ نفخ روح کرے کہ ہر ایک مریم بنے اور پھر ان کی اولاد ..... پارسائی اور نیکی اور پاکدامنی میں ابن مریم ہو..... ۔

**اے مسیحا!** یہ تیرے ہی انفاس طیبہ کا اثر ہے کہ کوٹلہ کی مستورات میں خواجہ کی بیوی ام مریم کی قرآن خوانی سے تازہ روح آگئی اور ہم امید کرتے ہیں کہ اور بہت سی مردہ روحیں حیات جاوید پائیں گی ۔

ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے اصحاب کی خدمتوں میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کے فضل و کرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں اخلاق و آداب محمدیہ و خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعے سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے فائدہ پہونچائیں اور خدا تعالیٰ کے سچے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور ہدایت پر عملدرآمد کرنے کی تلقین اور تحریص دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعت کے سرگرم احباب ..... خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقعہ دیں کہ ان کی بیویاں اور بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اٹھائیں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں ۔

ظاہری خودآرائی ۔ خودستائی ۔ خودنمائی کے زیور کو اتار کر پھینکدیں اور تقوی طہارت اور عفت کے چمکدار اور بیش بہا زیور سے اپنی روحانی حسن و جمال کو مالا مال کریں ہم امید کرتے ہیں کہ **قوم احمدی** اس تحریک کی دل سے تائید کریگی اور اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط و کتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں تبلیغ کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں

نواب محمد خان ثاقب از مالیر کوٹلہ

# منارۃ المسیح اور اس کی مخالفت

## ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے توجہ طلب اور غور کے لائق

۲۸ مئی ۱۹۰۰ء کو حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تھا اور قریباً تین سال بعد **مسجد اقصیٰ** جو قادیان کے بازار میں واقع ہے اور جسکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوۃ والسلام) کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تھا کے مشرقی گوشہ پر اس مینار کا بنوایا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہو گیا لیکن اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس مینار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یا اور ذمہ وار حکام کو اس مینار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے جناب میجر ڈالس صاحب کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کریں گے بلکہ بغور اسکو دیکھینگے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہونچکر مناسب نوٹس لین گے

ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہوگی کہ قادیان میں بعض لوگ اس قسم کے موجود ہیں جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہر معمولی اور ادنیٰ معاملہ کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا دینا ان کی اغراض میں داخل ہے چونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگوں کی ایک فہرست ہوگی اس لئے ہم ضروری نہیں سمجھتے کہ اس پر زیادہ بحث کریں اور تفصیل دیں لیکن ہاں اگر وہ کبھی چاہیں تو ہم ان کو اس قسم کے لوگوں کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہیں۔

بہرحال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکھ دیا جاوے صاحب موصوف اگر خود قادیان میں آئیں اور .... چند روز قیام کریں تو انہیں مفصل حالات بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں اور بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہیں معلوم ہونے چاہئیں جب تک جو کچھ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض خارجی اور درمیانی اطلاعوں کی بنا پر ہوگا۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ **منارۃ المسیح** کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر **مذہبی اصل** پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف ... اس نکتہ پر پہونچ جاوینگے کہ مخالفت کرنیوالے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی امور میں باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ دست اندازی کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ یہ منارہ ایک مذہبی اصل جو عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات میں سدراہ ہونا ہے۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی یہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہیں۔ کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہیں اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پھر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتیں گورنمنٹ کو گرا دینی چاہئیں جن پر چڑھکر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑ سکتی ہے ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر کسی دوسرے وقت

سردست ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے **رفاہ عام** مقصود اور مد نظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جاوے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے دور دور جاوے گی۔

اور ایک مطلب اسی منارہ سے یہ بھی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپے کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جاوے گا تا نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں اور نیز دوسرے انسانوں کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عام فائدے کے لئے ہیں یا نقصان کے لئے خاص کر یہ منارہ اسلام کے مذہبی رسوم میں سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے ہر ایک جگہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کے فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتوں کی نسبت خواہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہوں یا مسلمانوں کی طرف سے یا عیسائیوں کی طرف سے کوئی روک نہیں رکھی۔

اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچھ غرض نہیں کہ سرکار کا وقت مفت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی **معتقدات** کو صدمہ اور مالی نقصان پہونچایا جاوے اس لئے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر سے امید کرتے ہیں کہ وہ کل امور پر کافی غور کر لیں گے۔ اور چونکہ عام طور پر ہر ایک **قابض** کسی زمین کا اس پر کوئی عمارت بنا سکتا ہے پھر وہ عمارتیں جو مذہبی رسوم کے واسطے کل برٹش انڈیا میں موجود ہیں ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو غیر ممکن ہے اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہیں نہایت دور اندیشی اور انصاف پژوہی سے نگاہ کریں گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

## فیس معاف

چونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس نکل چکا ہے (جسمیں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا رسالہ میں سے چار پاس ہوئے ہیں اور ان چار میں سے ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس نے گذشتہ سال امتحان مڈل پاس کیا تھا اور صرف ایک سال کی محنت سے اس نے انٹرنس پاس کر لیا ہے) اسواسطے جیسا کہ پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے ۱۵ مئی کو انشاء اللہ کالج کی پہلی جماعت کھولی جائے گی لیکن فی الحال دو سال تک مدرسہ کے صیغہ کالج میں کوئی فیس نہیں لی جائے گی اور تعلیم دینیات۔ انگریزی فارسی فلاسفی ہسٹری۔ ریاضی ہی ہوگی۔

المشتہر محمد صادق عفی عنہ۔ سپرنٹنڈنٹ کالج تعلیم الاسلام قادیان ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

# طاعون کے کارنامے

## ایک مراسلہ کے ذریعے سے

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مین خط آپ کی خدمت مین ارسال کرتا ہون اور اضطراب مین جس کو مین بیان نہین کرسکتا آپ خود ہی اندازہ کرلین کہ ایسی حالتون مین انسان کے دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے یہان طاعون ہے اور اپنا کام نہایت زور سے کر رہی ہے گویا کہ طاعون کا لفظ خود ایسا خطرناک ہے کہ آج کل تو اس کی تشریح کرنی فضول ہے مگر خانقاہ ڈوگران اور خانقاہ کے علاقہ کی طاعون اس قسم کی ہے کہ اس طاعون کے واسطے کوئی اور زیادہ خطرناک لفظ ہونا چاہیئے گو سیالکوٹ مین بھی طاعون ہی ہے ✽

اور ظفروال وغیرہ مین بھی بہت سخت طاعون رہی ہے مگر یہان کا حال تو یہ ہو کہ کوئی اور مقام اس نظیر کے واسطے پیش نہین کیا جا سکتا - جیسے کہ گرمیون مین جب لڑکے کثرت سے کنکوے اڑاتے ہین تو چارون طرف سے وہ کاٹا اور وہ کاٹا کی آوازین آتی ہین یہی حال یہان ہے یہان دنون کا حساب نہین بلکہ رات دن مین کوئی گھنٹہ خالی نہین جاتا جس مین کوئی نئی موت کا شور نہین اٹھتا - مرنے پر لوگ روتے اور اقربا بین کرتے ہین مگر یہان کے مرنے والے کے واسطے کوئی رونے والا نہین جوان بیٹا مرتا ہے مگر باپ کو نہ تو رونا آتا ہے نہ ماں کو بین یاد آتے ہین وہ مردہ کو وہین پڑا چھوڑ کر خود کسی اور درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین اور اس جوان مرنے والے کے ساتھ ان کی صرف یہ ہمدردی ہے کہ وہ تلاش کرتے ہین کہ کوئی آدمی ملے تو اس کو صرف یہ پیغام دے دیوین کہ فلان جگہ ایک لاش پڑی ہو اس کو جلا دو یا دبا دو - دودھ پیتے بچون کو طاعون ہو جاتی ہو لیکن وہ ماں جو ذرا سی تکلیف میں بچے کو چوم کر چھاتی سے لگا لیتی تھی وہی اس کو گود سے نکال کر سڑک پر یا اگر بہت رحم اور درد ہوا تو کسی درخت کے نیچے اسکو تڑپنے کے واسطے رکھکر خود بھاگتی ہے اور یہ اتفاقی واقعات نہین بلکہ ہر روز یہی حالت ہے جو مین اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور کانپ اٹھتا ہون کہ خدا جانے یہ کیا ہو رہا ہے اور خدا کیا کرنا چاہتا ہے اور اس مین شبہ نہین کہ اگر یہی حال رہا تو تو چند روز تک کوئی انسان کا بچہ یہان جیتا نظر نہ آوے گا انسان تو کیا مین چونکہ باہر جنگل مین کام کرتا ہون ہر صبح کئی سانپ دیکھتا ہون جو اپنی بلون سے نکل نکل کر باہر مرے پڑے ہین اور بعض مر رہے ہیں اور اس مین شک نہین کہ وہ طاعون سے مرتے ہین ورنہ اس طرح سانپون کا خود بخود مرنا چہ معنے دارد ایک ایک قدم پر مین حضرت اقدس کے الفاظ پورے ہوتے دیکھتا ہون اور خدا گواہ ہے کہ دنیا مجکو تاریک نظر آتی ہے اس وقت جب کہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود یہ حال ہونے کے کسی بشر کو یہ خیال نہین آتا کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے ہان جملہ تو سب کہتے ہین کہ جو خدا کی مرضی - مگر یہ الفاظ بھی اسطرح سے ادا نہین کرتے کہ واقعی ان کو یقین ہو کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور یہ خدا کر رہا ہے بلکہ ایک ٹھٹھے کے طور پر اور بعض وقت ساتھ گندی گالیان بھی نکالتے ہین اور خانقاہ مین جا جا کر اسطرح گڑگڑا کر اور سجدہ مین گر گر کر دعا ئین مانگتے ہین کہ میرا دل محسوس کرتا ہے کہ اس کثیر تعداد مین سے جو اس طرح خانقاہ مین گریہ زاری کرتے ہین اگر ایک بھی ایسے ہی سچے دل سے جیسے وہ خانقاہ مین جاتے ہین خدا کے سامنے رو دین تو خدا ضرور ضرور ان سے یہ آفت دور کر دیوے خانقاہ کے بڑے بڑے گنبد دیکھکر اور قبرون پر سبز سرخ کپڑے دیکھکر ان لوگونکو ایک منٹ کے واسطے یہ یقین نہین آتا کہ ان چیزون کے سامنے خدا کی بھی کوئی ہستی ہو یا نہین - بس دیکھتے ہی سجدے مین گرتے اور **یا حاجی دیوان یا حاجی دیوان کے نعرے مارتے اور روتے اور خاک مین لیٹتے** ہین بلکہ ساتھ چھوٹے معصوم بچے ہوتے ہین ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی ان کا ماتھا قبرون کے ساتھ رگڑتے ہین اور پھر وہ بچے جون جون زیادہ روتے اور چلاتے ہین تون تون ان بچارون کو زیادہ رگڑتے ہین اور ان سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جب بچون کو تکلیف دیجاوے گی تو خانقاہ والے حاجی دیوان صاحب ضرور رحم کرین گے غرض کہ میری تو یہ حالت ہے کہ جب کثرت سے موتین چارون طرف دیکھتا ہون تو خواہ نخواہ کانپ جاتا ہون اور استغفار اور دعا کرتا ہون کہ یا اللہ اس آفت کو دور کر - مگر جب خانقاہ پر نظر پڑتی ہو اور خانقاہ کا نظارہ دیکھتا ہون جو کہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہو تو پھر خواہ نخواہ میرے منہہ سے یہ الفاظ نکلتے ہین کہ یا اللہ واقعی یہ لوگ اسی قابل ہین - جب تک یہ عمارت تباہ نہ ہو یا یہ لوگ تیری طرف نہ مڑین چارون طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے اور چونکہ ہر وقت آنکھون کے سامنے یہی حالت رہتی ہو کہ دو ادھر مرے تو جھٹ دو اسطرف مرے ادھر سے ہٹے تو چار دائین طرف سے جا رہے ہین اور وہان سے آگے بڑھے تو چار دوسری طرف چل رہے ہین غرض کہ قیامت کا نمونہ نظر آتا ہے لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین جیسا سورج سوا نیزہ پر آجاوے گا تو گرمی اور جلن سے بیتاب ہو کر سب بھاگین گے مگر جو مسجد✽ مین چلا جاوے گا وہ بچے گا لیکن یہان ان لوگون کے واسطے کوئی ٹھکانا نہین جسطرف بھاگتے ہین یا جس درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین کیونکہ درخت ہی ان کے گھر ہین وہان ہی موت منتظر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے فصل پختہ ہو چکی ہو اور بالکل کٹنے کے قابل ہے بلکہ بعض کھیت تو خود بخود ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے ہین مگر کوئی ان کی خبر لینے والا نہین وہ کھیت جو زمینداروں نے بڑی محنت سے لگائے تھے اب جبکہ کاٹنے کا وقت ہے تو کسی انسان کے ہاتھ مین طاقت نہین رہی کہ ان کو کاٹے ہان چڑیان خدا نے اس کثرت سے بھیجدی ہین کہ چند دنون مین سوائے خالی پودون اور خوشون کے جس مین دانہ بالکل نہ ہون اور کچھ نظر نہین آوے گا دانے چڑیان کھا رہی ہین اور انسانون کو طاعون کھا رہی ہو نہ کوئی انسانون کو سنبھالنے والا اور نہ فصلون کو اور پھر غضب یہ کہ دن بدن کچھ زیادتی ہی ہے کمی نہین کوئی رات خالی نہین جاتی کہ ایک دو چھینٹے مینہہ کے نہ پڑین اور بادل تو ہر وقت رہتے ہین - ہوا رانتن ہو سورج نظر ہی نہین پڑتا اور چارون طرف موت اور مردے ہی نظر آتے ہین - غرض کہ مین نے یہ سب کچھ اسواسطے لکھا ہو کہ تا آپ اس جگہ کی حالت کا اندازہ کرسکین - اور ان کے لئے درد بھرے دل سے دعا کرین اور مسجد مین بھی دعا کرا دین ✽

یہان اب ماتحتون سے لے کر افسرون تک سب بھاگ گئے ہین صرف مین ہی رہ گیا ہون ورنہ جہان جہان کسی کے سینگ سمائے ہین چلے گئے ہین اور جو چلے نہین گئے اور یہان موجود ہین وہ بھی باہر دور جنگلون مین اور باغون مین جا رہے ہین صرف شہر کا نظارہ دیکھنے کے واسطے شہر مین مین ہی باقی ہون جو ہر وقت دیکھ دیکھکر اور سہم سہم کر استغفار استغفار کرتا رہتا ہون

آج چونکہ طاعون نے ایک خاص حملہ کیا ہے اس واسطے بے چینی کی حالت مین لکھ رہا ہون خاص خانقاہ کے احاطے مین اور اس احاطے کے متعلق جو بستی ہے جس مین قریباً سو ڈیڑھ سو گھر کی آبادی ہو وہان طاعون نہین ہے

✽ اس مسجد سے مراد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد ہے ✽

# جو سچے دل سے تلاش کرتے ہین وہ پاتے ہین

## عبد الرحمن ولد غلام نبی صاحب رنگریز ساکنہ ملتان کا عجیب خواب

جولائی سنہ ۱۹۰۱ مین جبکہ ڈیرہ غازیخان مین حضرۃ اقدس میرزا صاحب کی سخت مخالفت ہوتی تھی تو مین نے بعد پڑھنے کتاب ایام الصلح مصنفہ حضرۃ صاحب بارگاہ الٰہی مین دعا کی کہ ای اللہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کے ساتھ کردی اگر جھوٹا ہے تو مجھے اس کے پھندے مین نہ پہنچائیو تب اس رات مجکو ایک رویا دکھلائی گئی جو کہ ذیل مین درج ہے ٭

ایک چھوٹی سی مسجد ہے مین اس مین داخل ہوا ہون وقت عصر کا ہے لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے مین نے وضو کیا اور ان کی طرف چلا اور دیکھتا رہا اور کچھ دیر کے بعد کہا کہ ان لوگون کی عجب نماز ہے جس مین نہ رکوع ہے نہ سجود۔ تو ایک آواز آئی کہ نماز کا پڑھانے والا مرزا **غلام احمد** ہے اور اس کے پیچھے پڑھنے والے کل انبیاء معہ خاتم النبیین کے ہین میرے دل مین غیرت آئی کہ یہ امتی ہو کر نبیون کو نماز پڑھاتا ہے تو پھر آواز آئی کہ تجھے اس بات کی سمجھ نہین آتی یہ شخص دنیا مین کھڑا ہوا ہے اور تمام نبیون کی طرف سے ہے یا تمام نبیون کا ظل ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اے رب العزت اسلام کو بالا کر اور پیچھے تمام کھڑے ہوئے آمین کہتے ہین وہ اس جہان سے سدہار چکے ہوئے ہین۔ اس اثناء مین مین نے دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر ایک شخص کھڑا ہوا ہے جسکے سر پہ نہ صافہ ہے نہ گلے مین کرتہ۔ مین نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اور سب نبی کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر یہ شخص کون ہے نہ صافہ ہے نہ کرتا آواز آئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ صافہ تو عیسائی چھین کر لے گئے اور کرتہ مسلمانون نے اتار لیا ہے یہ شخص (**مرزا غلام احمد**) اسے کپڑے پہنانے کو آیا ہے ٭

عبد الرحمن ولد غلام نبی
رنگریز ملتانی

# آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

مناسباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

### میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب نے پرمانون کو قبضہ مین لانے کا اور ان سے عبادت کروانے کا کوئی تسلی بخش جواب نہین دیا بجز اس کے کہ وہ مالک و رازق ہے میرے خیال مین آریہ صاحبان کے ایسے اعتقاد سے خدا تعالےٰ نہ تو حقیقی رازق اور نہ حقیقی مالک ہو سکتا ہے رازق تو اس لئے نہین کہ جب وہ اپنے مرزوق کو پیدا نہین کر سکتا ویسا ہی ان کا رزق بھی پیدا نہین کر سکتا پہر کس طرح حقیقی رازق ہے۔ اور مالک اس لئے نہین کہ ہمارے ملک کے عرف مین مملوک دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو جدی ملکیت اور دوسری اپنی طاقت سے پیدا کی جا سکتی ہے سو خدا تعالےٰ کی یہ مملوک دونون قسمون سے باہر ہے جدی تو اس لئے نہین خدا کو جد سے ورثہ نہین ملا بلکہ وہ خود اپنی ذات مین خدا کے شریک ہین اور نو پیدا کرنے کی اس مین طاقت ہی نہین پھر کس طرح حقیقی مالک و رازق ہوا اور نہ وہ معبود بن سکتا ہے کیونکہ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا سے انند پہونچتا ہے کیا جس سے انند پہونچتا ہی وہ خدا اور معبود بن سکتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ زمینداردن کے مقدمات مین یا اور کسی مصائب شدیدہ کے وقت مین ایک دوسرے سے مدد پہونچتی ہے تو وہ اس کے شکریہ مین کہتے ہین کہ مجکو فلان شخص سے بڑا انند پہونچا ہے کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔ پنڈت جی نے خدا کی شناخت کی خوب راہ نکالی ہے۔ اور اسلام کے قرآن نے اس کا تسلی بخش جواب دیا ہے

**یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم** تا آخر۔ اے لوگو تم خدا کی پوجا کرو کیونکہ اُس نے تم کو ............ پیدا کیا بلکہ تم سے پہلے بھی پیدا کرتا رہا کہ تم خدا کی پوجا کر کے متقی ہو جاؤ۔ اس لئے میرا معبود بننا تم پر ثابت ہے کہ مین نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور پھر بارش کی اور پھر اس سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا یہ خدا تعالےٰ کے حقوق و احسان ہین جن سے انسان کو خدا کی پوجا کرنی پڑتی ہے۔ دوم جو قرآن شریف کا ترجمہ پیش کیا گیا یہ ہمارے لئے حجت نہین کیونکہ مین مرزا صاحب مسیح موعود کا پیرو ہون میرے لئے ان کا ترجمہ اور تفسیر حجت ہو سکتے ہین۔ نہ عام علماء کا۔ مکر کے معنے تدبیر دیکھو لغت تاج العروس جلد ۳۵۰ المکر التدبیر۔ اس آیت شریف کے یہ معنے ہوئے کہ کفار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھ اور ایذا پہنچانے کے لئے پوشیدہ تدبیرین کین۔ خدا نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو ایذا رسانی سے بچا لیا اور کامیاب کیا ان کو نا کام رکھا نیز سیاق سباق دیکھنے سے بھی ایسا پتہ لگتا ہے نہ کوئی فریب ہے نہ دہوکہ ہے ٭

**پنڈت بخشی رام صاحب** چند باتین معمولی کین اسکے بعد لالہ مرلیدہر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہ قاعدہ باندہا تھا کہ تیس منٹ تک ایک سوال پر جواب الجواب خرچ ہو دین اب ۴۰ منٹ گذر گئے ہین اب کوئی دوسرا سوال کرنا چاہئے اس پر خاکسار نے کہا کہ بہت بہتر مین دوسرا سوال نیوگ پر کرون گا ٭

### میان جمال الدین صاحب۔

دوسرا سوال نیوگ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند زندہ ہو اور وہ نیوگ یعنی جماع بھی کر سکتا ہو لیکن اس کی منی وغیرہ مین کیڑے نہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہو سکے تو وید کے رو سے وہ اپنی بیوی کو اجازت خود دیوے کہ دوسرے غیر مرد کے پاس جا کر اولاد حاصل کر کے اس مرد کے لئے لاوے اور دس بچے تک ایسا کرے یعنی بیس ۲۰ پچیس برس تک غیر مردون سے ہمبستر ہوتی رہے شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کی خدمت مین کمربستہ رہے اعتراض یہ ہے کہ کیا کسی مرد کی فطرت اجازت دیتی ہے کہ اپنی نیک استری کو خود کہے کہ تو غیر مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے جا۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک یہ وید مقدس کا حکم ہے تو آج تک کس کس نے اس حکم کی پیروی کی ہے ہمین اس مجمع مین اس کی فہرست دیوین ٭

### پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک نیوگ ہمارے مین ہے لیکن جو عورت بدہوا ہو جاوے یعنی رانڈ ہو جاوے اور اس کو اولاد کا شوق یعنی خواہش ہو تو وہ بیشک شریف خاندان کا آدمی تلاش کر کے اولاد حاصل کرے اس کو کوئی دوش نہین بلکہ اس کے خاوند کا خاندان

# خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

| نمبر شمار | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱ | میاں علی محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب | لوہیرہ |
| ۲ | میاں محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب | 〃 |
| ۳ | صاحب بی بی صاحبہ زوجہ صاحب دین صاحب | |
| ۴ | عالم خاتون دختر عالم صاحب | 〃 |
| ۵ | بختاور زوجہ مراد صاحب | 〃 |
| ۶ | میاں مراد صاحب ولد اسماعیل صاحب | 〃 |
| ۷ | میاں ولی محمد ولد مراد صاحب | 〃 |
| ۸ | میاں متلی صاحب ولد مراد صاحب | 〃 |
| ۹ | میاں ولی داد ولد امیر دین صاحب | 〃 |
| ۱۰ | میاں احمد ولد امیر الدین صاحب | 〃 |
| ۱۱ | میاں بخش صاحب 〃 | 〃 |
| ۱۲ | بھاگ بی بی صاحبہ زوجہ امیر دین صاحب | |
| ۱۳ | فاطمہ صاحبہ دختر امیر الدین زوجہ محمد ولد احمد صاحب | 〃 |
| ۱۴ | فتح بی بی صاحبہ زوجہ ولی داد | 〃 |
| ۱۵ | برخوردار ولد احمد ترکھان صاحب | |
| ۱۶ | میاں محمد صاحب ولد برخوردار صاحب | |
| ۱۷ | میاں اللہ یار ولد برخوردار صاحب | 〃 |
| ۱۸ | بخت بی بی زوجہ برخوردار صاحب | 〃 |
| ۱۹ | علی محمد ولد جوایا صاحب ترکھان | 〃 |
| ۲۰ | متلی ولد جوایا صاحب | 〃 |
| ۲۱ | میاں مراد صاحب ولد جوایا صاحب | 〃 |
| ۲۲ | میالن ولد فتو صاحب ترکھان | 〃 |
| ۲۳ | میاں ولی داد ولد مراد صاحب | 〃 |
| ۲۴ | محمد ترکھان صاحب ولد عالم صاحب | 〃 |
| ۲۵ | میاں احمد ولد عالم ترکھان صاحب | 〃 |
| ۲۶ | میاں ولی داد ولد عالم صاحب | 〃 |
| ۲۷ | میاں جوایا ولد غلام صاحب | |
| ۲۸ | میاں محمد یار ولد جوایا صاحب | 〃 |
| ۲۹ | میاں احمد یار ولد جوایا صاحب | 〃 |
| ۳۰ | میاں مراد ولد غلام صاحب | 〃 |
| ۳۱ | بھاگ بھری صاحبہ زوجہ مراد | 〃 |
| ۳۲ | محمد کمال صاحب ولد بہلول صاحب | 〃 |
| ۳۳ | میاں احمد ولد زیادہ قوم بھنڈر | 〃 |
| ۳۴ | مولوی مولا بخش صاحب ولد محمد دین صاحب | |

| نمبر شمار | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۳۵ | میاں محمد دین ولد پیر محمد | لوہیرہ 〃 |
| ۳۶ | میاں اسمٰعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب | 〃 |
| ۳۷ | میاں ابراہیم ولد 〃 | 〃 |
| ۳۸ | ست بھرائی والدہ امیر دین صاحب | |
| ۳۹ | میاں نور محمد صاحب | 〃 |
| ۴۰ | میاں عبد المجید ولد نتھا صاحب ضلع جالندھر تحصیل سلطان پور | بہگورائین |
| ۴۲ | میاں عبد القادر صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۳ | میاں عبد الرحمٰن صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۴ | زوجہ صاحبہ عبد المجید صاحب | 〃 |
| ۴۵ | زوجہ صاحبہ میاں عبد القادر صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۶ | زوجہ میاں عبد الرحمٰن صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۷ | میاں جاماں صاحب ولد نتھو صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۸ | زوجہ جاماں صاحب 〃 | 〃 |
| ۴۹ | میاں نتھو ولد رکھو صاحب | 〃 |
| ۵۰ | زوجہ نتھو صاحب | 〃 |
| ۵۱ | دختر میاں صاحب | 〃 |
| ۵۲ | میاں روڈا ولد محمد حسین صاحب | 〃 |
| ۵۳ | میاں عبد الرحمٰن صاحب ولد مولوی محمد حسین صاحب | |
| ۵۴ | والدہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب | |
| ۵۵ | میاں عبد الخالق صاحب | |
| ۵۶ | میاں عبد الحق صاحب | |
| ۵۷ | زوجہ مولوی محمد حسین صاحب | |
| ۵۸ | زوجہ میاں عبد الرحمٰن صاحب | |
| ۵۹ | زوجہ میاں عبد الخالق صاحب | |
| ۶۰ | دختر مولوی محمد حسین صاحب | |
| ۶۱ | میاں عبد الوہاب صاحب ولد علی محمد صاحب | |
| ۶۲ | میاں نتھا صاحب ولد روڈا صاحب | |
| ۶۳ | میاں شمس الدین صاحب | |
| ۶۴ | میاں مہتاب صاحب | |
| ۶۵ | میاں عبد الرحمن صاحب | |
| ۶۶ | میاں الہ دتا صاحب | |
| ۶۷ | میاں عبد اللطیف صاحب | |
| ۶۸ | میاں رحمت اللہ صاحب | |
| ۶۹ | میاں ہاشم خان صاحب | |
| ۷۰ | میاں نظام الدین صاحب | |
| ۷۱ | میاں الہ بخش صاحب | |
| ۷۲ | میاں قطب الدین صاحب | کپورتھلہ |

| نمبر شمار | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۷۳ | میاں دامان (کپاہوالی) | ریاست کپورتھلہ |
| ۷۴ | میاں محمد حسین صاحب | 〃 |
| ۷۵ | میاں سوہندا صاحب (سانا) | ریاست پٹیالہ |
| ۷۶ | میاں پیر بخش صاحب | پٹیالہ |
| ۷۷ | میاں رحیم بخش صاحب | گجرات |
| ۷۸ | میاں محمد یار | ملتان |
| ۷۹ | بابو عبد الرحمن صاحب | شہر انبالہ |
| ۸۰ | میاں عبد الرحیم صاحب | 〃 |
| ۸۱ | میاں عبد الحکیم صاحب | 〃 |
| ۸۲ | میاں عبد المجید صاحب | 〃 |
| ۸۳ | میاں عبد الحمید صاحب | 〃 |
| ۸۴ | میاں الہ بندہ صاحب | 〃 |
| ۸۵ | میاں جان محمد صاحب | 〃 |
| ۸۶ | میاں غلام نبی صاحب | 〃 |
| ۸۷ | میاں الہ بندہ ولد شادی | 〃 |
| ۸۸ | میاں عبد الکریم صاحب | 〃 |
| ۸۹ | میاں عبد الحق صاحب | 〃 |
| ۹۰ | میاں شادی صاحب ولد جیو | 〃 |
| ۹۱ | میاں احمد دین ولد عبد الرزاق صاحب | 〃 |
| ۹۲ | میاں رحیم بخش صاحب | 〃 |
| ۹۳ | میاں محمد رمضان صاحب | 〃 |
| ۹۴ | میاں عبد الرحیم صاحب | 〃 |
| ۹۵ | میاں رحمت اللہ صاحب | 〃 |
| ۹۶ | میاں عبد اللہ صاحب | 〃 |
| ۹۷ | میاں عبد العزیز صاحب | 〃 |
| ۹۸ | میاں محمد رمضان صاحب | 〃 |
| ۹۹ | میاں الہ بخش صاحب | 〃 |
| ۱۰۰ | میاں عبد الحکیم صاحب | 〃 |
| ۱۰۱ | میاں عبد الکریم صاحب | 〃 |
| ۱۰۲ | زوجہ جمال الدین صاحب | سعد اللہ پور |
| ۱۰۳ | میاں کرم الدین صاحب | 〃 |
| ۱۰۴ | میاں امام الدین صاحب | 〃 |
| ۱۰۵ | میاں غلام محمد صاحب | 〃 |
| ۱۰۶ | میاں محمد عالم صاحب | 〃 |
| ۱۰۷ | میاں فضل احمد صاحب | 〃 |
| ۱۰۸ | زوجہ میاں نظام الدین صاحب | 〃 |
| ۱۰۹ | میاں امام الدین صاحب | بھین |
| ۱۱۰ | فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب | 〃 |

| نمبر شمار | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱۱۱ | حسن بی بی بنت امام الدین صاحب | (بھین) |
| ۱۱۲ | میاں حسن دین صاحب | |
| ۱۱۳ | میاں مہر دین صاحب | |
| ۱۱۴ | مہر بی بی بنت الہ بخش صاحب | |
| ۱۱۵ | میاں محمد حسین ولد علی محمد | سعد اللہ پور |
| ۱۱۶ | میاں علی محمد صاحب ولد | |
| ۱۱۷ | کرم الدین صاحب | |


## عجیب و غریب قرآن مجید

احمدیہ بک ایجنسی میں مطبع نظامی کی نقل کا قرآن مجید موجود ہے اس کی تحریر میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک صفحہ پوری آیت پر ختم ہوتا ہے ہر ایک جزو پورے صفحہ پر ختم ہوتا ہے خواہ انسان الگ ۳۰ جزو کرلے علی ہذا القیاس ہر ایک منزل الگ الگ ہوسکتی ہے اور اعراب اس خوبی سے دئے ہیں کہ ہر ایک لفظ صاف صاف پڑھا جاتا ہے فلسکیپ سائز پر ۶۱۲ صفحہ پر ہے قیمت معمولی کاغذ پر عہ۱۲ر موٹا کاغذ عہ۱۲ر

روشنائی احمدیہ ۔ میرزا عبد الکریم صاحب کی بنائی ہوئی بمقابلہ اور روشنائیوں کے نہایت عمدہ ہے احمدیہ جماعت کے خریدنے کے لائق اعلیٰ قسم ۱ر دوم قسم ۰ر

قادیان بک ایجنسی سے طلب کرو

جوب جواہر زندگی تندرستی اور طاقت کے لئے ۔ عجیب و غریب مرہم عیسیٰ

زخموں جراحتوں چھوڑوں ۔ طاعون سرطان ۔ خنازیر اور ہر قسم کے خبیثہ اور زہریلے پھوڑوں گنج خارش ناصور کے لئے اور پاکٹ کیس سفر و حضر میں ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے ۔


انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل صاحب پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا